ایک قادیانی بیٹی کا خط: مرزا مسرور کے نام

سہیل باوا (لندن)

ایک قادیانی بیٹی نے اپنی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور کے نام ایک خط لکھا جسے ہم ویب سائٹ سے محفوظ کر کے شائع کر رہے ہیں۔اس خط میں قادیانی بیٹی کے پانچ سوالات کے جوابات مرزا مسرور کے ذمہ ہیں۔(سہیل باوا)

مرزا مسرور احمد صاحب! میں احمدی ہوں اور اس سے پہلے کبھی آپ کو خط نہیں لکھا۔میرے امی ابا ہی ہماری طرف سے دُعا کے لیے آپ کی خدمت میں لکھتے رہتے ہیں۔میں کالج کی طالبہ ہوں اور لجنہ کے کاموں میں کسی عہدیدار کی حیثیت میں کام نہیں کرتی صرف معاونہ کے طور پر شامل ہوتی ہوں۔اپنی مقامی جماعت کے اجلاسات اور حلقہ کے پروگرامز میں باقائدگی سے حصہ لیتی ہوں۔ہمارے گھر میں ہمارے چچا اکثر دادا جان سے ایسے سوالات کرتے ہیں جو میرے ابا اور دادا جان کو پسند نہیں ہوتے اور وہ سوالات اکثر حضرت مسیح موعود کے خاندان کے متعلق ہوتے ہیں۔دادا جان کا جواب عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی ہے۔ہم نے اُنہیں مانا ہے نہ کہ اُن کے خاندان کو۔ ہمیں خلافت سے وابستہ رہنا چاہئے ہماری فلاح اسی میں ہے۔قرآن میں حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کا ذکر بھی ہے،ہمیں اُس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔یہ بات کرتے ہوئے اکثر دادا جان کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور چچا کے لیے دُعا شروع کر دیتے ہیں۔مرزا مسرور صاحب! میں نے حضرت مسیح موعود کی چند ایک کتابیں پڑھی ہیں اور خلیفہ رابع کے خطبات اور تقاریر بہت سنے ہیں اب آپ کا خطبہ بھی سنتی ہوں۔میری ذہنی کیفیت چچا کے سوالات سے اور جماعت کے مخالفین کا مواد پڑھ کر عجیب حالت سے دوچار ہے، میں نے اپنی مقامی صدر لجنہ اور سیکریٹری تعلیم سے سوالات پوچھنے کی کوشش کی مگر افسوس انھوں نے مجھے جن نظروں سے دیکھا وہ ناقابل بیان ہے۔دادا جان سے ڈرتے ہوئے نہیں پوچھا کہ وہ کہیں گے کہ پہلے بیٹا تھا اب پوتی بھی ویسے ہی سوال لے کر آ گئی۔میں انھیں کوئی جذباتی دھچکا نہیں پہنچانا چاہتی۔بہت کوشش کی کہ میرے سوالوں کا کوئی جواب دے مگر مجھے ہر جگہ سے یہی ردِعمل ملا کہ میرا دماغ خراب ہو گیا ہے جو میں ایسے سوال کر رہی ہوں۔مجھے چاہئے کہ میں حضور کو دعا کے لیے لکھوں جو کہ میری امی نے آپ کو یقیناً لکھے ہوں گے۔

میں نے بغیر نام کے آپ کو خط لکھے اور اپنی جماعت کی ویب سائٹ کو بھی لکھے مگر مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔میں

اپنا نام یا اپنے امی ابو کا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتی کیونکہ ہماری صدر صاحبہ نے مجھ سے انتہائی شفقت سے کہا تھا کہ بیٹی پہلی بات تو یہ ہے کہ استغفار کرو اور اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں شیطان سے محفوظ رکھے اور میں بھی تمہارے لیے دُعا کروں گی، دوسرے اگر تم سوال کیے بغیر نہیں رہ سکتی ہو تو اپنا نام ظاہر نہ کرنا، ایک تو اس سے تمہارے والدین کو شرمندگی کو سامنا کرنا پڑے گا۔ دوسرے تمہارا مستقبل تکلیف دہ ثابت ہوگا۔ کوئی بھی تمہیں اچھی نظر سے نہیں دیکھے گا۔ حضور! میں نے دادا کی تکلیف دیکھی ہے اور میں نہیں چاہتی کہ میرے امی ابو میری وجہ سے جماعت کی کسی نفرت کا شکار ہوں۔ میرے چچا نے مجھے بہت سی باتیں بتائیں جن میں کچھ نے میرے ذہن میں سوال پیدا کیے ہیں اور کچھ ایسی ہیں جو محض ذاتی عناد اور شخص واحد کے کردار کو جماعت کا کردار بنانے کی کوشش نظر آتی ہے۔ حضور! مجھے داعی الی اللہ کے سلسلہ میں اپنے کالج میں لڑکے لڑکیوں سے بحث کرنی پڑی ہے اور مجھے غیر احمدیوں کے خیالات جاننے کا موقع بھی ملا اور اور چند ایک مرتبہ اُن کے اجتماعات اور تقریبات میں جانے کا اتفاق بھی ہوا ہے۔ میری ایک دوست نے اپنے ایک مولوی صاحب سے بھی مجھے ملوایا اور اُنہیں بتایا کہ میں احمدی ہوں۔

جب اُنھیں یہ معلوم ہوا کہ میں احمدی ہوں تو سب سے پہلی بات جو اُنہوں نے کہی وہ یہ کہ ''آپ میری بیٹی'' ہو، اور کہنے لگے کہ میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ احمدیوں سے برا سلوک کیا جائے یا اُنہیں نقصان پہنچایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ احمدیوں سے اگر بات مرزا صاحب کے حوالے سے کی جائے تو احمدی اسلام کی طرف واپس آسکتے ہیں۔ میں نے اُنہیں کہا کہ ہم تو ہیں ہی اسلام پر ہم احمدی اللہ پر، آنحضرت ﷺ پر اور قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ نے جو پیشگوئی کی تھی کہ امام مہدی جب آئے تو اُسے میرا اسلام کہنا کے مطابق ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو امام مہدی مانتے ہیں۔ جب کہ آپ لوگ ابھی انتظار کر رہے ہیں۔ میری یہ بات سن کر مولوی صاحب مسکرائے اور کہا کہ سب احمدی، بڑا اور چھوٹا یہی رٹے رٹائے الفاظ کہتا ہے۔ بیٹا کیا آپ نے مرزا صاحب کی کتابوں کو پڑھا ہے؟ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اُنہوں نے کیا دعوے کیے ہیں؟ مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہے؟ کہنے لگے کیا آپ نے وہ حدیثیں جو مرزا صاحب نے اپنے حق میں استعمال کی ہیں کیا خود آپ نے وہ دیکھی پڑھی ہیں؟ بیٹا اگر آپ مرزا صاحب کی تحریروں کو نیوٹرل ہو کر پڑھ لو تو آپ خود فیصلہ کرلو گے کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ۔ دوسرے آپ کی جماعت کہتی ہے کہ خلیفہ اللہ بناتا ہے تو کیا آپ مجھے بتا سکتے ہو کہ آپ اس کا کیا مطلب لیتے ہو، کیا سمجھتے ہو، آپ کے نزدیک اللہ کس طرح خلیفہ بناتا ہے؟ کہنے لگے میں آپ کو ابھی ایک دو ٹیپ سناتا ہوں قرآن کی قرأت کی اور پھر آپ اپنے خلیفہ صاحب کی قرأت کو بھی سنو اور خود فیصلہ کرو کہ اللہ کا بنایا ہوا خلیفہ اور انسانوں سے سیکھا ہوا انسان کس طرح سے تلاوت کرتا ہے؟ پھر اُنھوں نے مجھے حضرت مسیح موعود کی کتابوں سے

وہ نشان زدتحریریں پڑھائیں جن میں آپ نے کچھ گالیاں اور گندے الفاظ استعمال کیے ہوئے تھے اور مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد لکھا ہوا تھا، یہ عربی کی تحریر تھی۔ اس طرح کئی کتابوں سے کئی مقامات پر ایسی باتیں لکھی ہوئی تھیں۔

مرزا مسرور صاحب! ایسی باتیں میں نے سنی ہوئی تھیں اور جیسا کہ اجلاسوں میں مختلف اجتماعات میں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ مخالف مولوی اپنے پاس سے بنا کر ایسی باتیں حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرتے ہیں یا پھر غلط انداز میں پیش کرتے ہیں، مگر میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھ اور پڑھ کر بہت ہی شرمندہ ہوئی اور میری سمجھ میں نہیں آیا کیا جواب دوں۔ میں نے کتابوں کے نام لکھے اور سوچا کہ گھر آ کر خود آرام سے پڑھوں گی۔

مرزا مسرور صاحب! میرے آپ سے چند سوال ہیں براہ مہربانی ان کے تسلی بخش جواب دے کر میری پریشانی کو دور فرمائیں تا کہ میں اس کشمکش سے چھٹکارا حاصل کر سکوں اور میری طرح اور بہت سی احمدی ناصرات و لجنات کے ذہنوں میں سوال ہوں گے جو ڈر اور خوف کی وجہ سے نہیں پوچھتیں۔

۱۔ حضرت مسیح موعود نے کیوں مسلمانوں کو کافر قرار دیا جب کہ اگر کوئی شخص ہماری جماعت کے بقول یہ ایمان رکھتا ہو کہ، اللہ ایک ہے، محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، قرآن الہامی کتاب ہے، تمام انبیاء پر ایمان ہے، ملائکہ پر ایمان ہے، آخرت پر ایمان ہے اور قرآن نے جو کرنے کا حکم دیا اور جس کو کرنے سے منع کیا اُس سے باز رہنا مسلمان کا فرض ہے۔ جب کوئی ان باتوں پر یقین و ایمان رکھتا ہو تو پھر اُسے کافر کیسے کہا جا سکتا ہے۔؟

۲۔ غیر احمدیوں کو اگر ہم کافر نہیں سمجھتے تو کیوں اُن سے رشتہ داریاں نہیں کرتے؟ کیوں اُن کے جنازوں میں شامل نہیں ہوتے؟ کیوں اُن کے ساتھ مل کر نماز نہیں پڑھتے؟

۳۔ اگر حضرت مسیح موعود کو نہ ماننا کفر ہے تو قرآن میں یہ کہاں لکھا ہے؟

۴۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتابوں میں کیوں اتنی گندی باتیں اور گالیاں لکھی ہیں جب کہ وہ نیکی اور اخلاق کا سبق دینے کے لیے آئے تھے؟

۵۔ مرزا مسرور صاحب! میں نے سنا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی دونوں بیٹیوں نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور نواب اُمتہ الحفیظ صاحبہ کا حق مہر رجسٹری کرایا تھا اور وہ بہت زیادہ بھی تھا جبکہ حضرت موعود نے اپنے بیٹوں کا مہر بہت معمولی سی رقم پر باندھا اور رجسٹری بھی نہیں کرایا تھا، حضور کیا یہ سچ ہے؟ اگر یہ سچ ہے تو یہ تفریق کیوں اور کیوں جماعت احمدی عورتوں کو بھی وہ تحفظ فراہم نہیں کرتی جو حضرت مسیح موعود نے اپنی بیٹیوں کو فراہم کیا؟ سب سے اہم بات کیا اسلام میں یہ بات جائز ہے؟

مرزا مسرور صاحب! میں اُمید رکھتی ہوں کہ آپ میرے ان سوالوں کے جواب مجھے دیں گے جس سے اور بہت سی احمدی طالبات کی بھی تسلی ہوگی اور میں اُن غیر احمدی مولوی صاحب کو آپ کا دیا ہوا جواب بتاؤں گی۔ حضور آپ میرے لیے دُعا بھی کریں۔ (ایک احمدی لڑکی۔ ناقل)

اس بچی کے خط پر خاکسار کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا مگر ہمدردی کے طور پر اتنا لکھنا ضروری ہوگا کہ یہ معصوم بچی خوف و ہراس کی کیفیت میں یہ بھول گئی کہ جناب مسرور کا جواب کہاں یا کس پتہ پر وصول کرے گی۔ اگر جماعت احمدیہ اس خط کا جواب کھلے طور پر دینے کی بجائے صرف اُس بچی کو ہی دینا چاہے تو ہم سے اُس کا ای میل ایڈریس حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مرزا مسرور صاحب اور اُس بچی کے علم کے لیے کہ مرزا قادیانی نے اپنے بچوں کے نکاحوں کا مہر کتنا رکھا یا باندھا وہ ہم بتا دیتے ہیں تا کہ بوقت ضرورت کام آئے۔ مبارکہ بیگم کا نکاح نواب محمد علی آف مالیر کوٹلہ کے ساتھ بعوض چھپن ہزار روپے (Rs.56000/-) حق مہر پر ہوا اور امتہ الحفیظ کا نکاح نواب محمد علی کے بیٹے نواب محمد عبداللہ کے ساتھ بعوض پندرہ ہزار روپے (Rs.1500) پر پڑھا گیا اور دونوں نکاح ناموں پر بہت سی شہادتیں ثبت کرائی گئیں اور باقاعدہ رجسٹری ہوئے۔ جب کہ مرزا محمود، مرزا بشیر اور مرزا شریف (مسرور کے دادا) کے نکاح بعوض ایک ایک ہزار روپے (Rs.1000) پر پڑھائے گئے اور کوئی رجسٹر نہ ہوا۔ (حوالہ محفوظ)

قارئین کرام! یہ ذہن میں ضرور رکھیں کہ مبارکہ کی عمر نکاح کے وقت دن (10) سال تھی اور دونوں بہنوں کا آپس میں رشتہ ساس اور بہو کا تھا۔ مبارکہ ساس تھی حفیظ کی اور باپ بیٹا ایک دوسرے کے ہم زلف تھے۔ احمدیوں کی نئی نسل مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں اور ختم نبوت اکیڈمی کی طرف سے اُٹھائے گئے سوالوں سے کئی لڑکے اور لڑکیوں نے اسلام قبول کر کے اپنی آخرت سنوار لی۔ کون، کتنا اور کیسے متاثر ہے؟ اس کی جھلک ہمیں اس ایک احمدی لڑکی کے خط سے معلوم ہوتی ہے جو اُس نے مرزا مسرور کو لکھا جسے ایک ویب سائٹ www.ahmedi.org نے پبلک کے لیے شائع کیا ہے، ہم مسلمان تمام احمدیوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہوئے اُنہیں اسلام میں واپس آنے کی دعوت دیتے ہیں اور اُن کی سلامتی کے لیے دعا گو ہیں۔

❁❁❁